وقتِ قیام آ گیا ہے

خواجہ غلام ربانی مجال (راولپنڈی)

مکرمی! ۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کو میری عمر ۱۷ برس ۶ ماہ ۸ یوم تھی۔ میں کالج میں پڑھتا تھا۔ البتہ ستمبر ۱۹۳۹ء میں شروع ہونے والی جنگ عظیم دوم کی وجہ سے شہری زندگی میں روز افزوں مشکلات اور تبدیلیوں نے آنکھیں کھول کر زندگی کی اہمیت سمجھا دی تھی۔ طلوعِ پاکستان عظیم معجزہ تھا۔ الوہی تقویم میں دس بیس صدیاں کیا ہزاریوں کی بھی کوئی بساط نہیں۔ مگر آج میں اپنی زندگی میں ہی معجزۂ پاکستان کی تعبیر سامنے کھلتی دیکھ رہا ہوں تو سمجھ آ رہا ہے کہ ''وقت لپیٹ دیا جائے گا۔'' (قرآن) کے کیا معنی ہو سکتے ہیں۔ یہود، نصاریٰ اور ہنود صف بند ہو چکے ہیں۔ میدان اور اہداف، گوادر سے بحیرۂ کیسپین تک اور اٹک سے سیاچن تک...... طے ہو چکے۔ ہمارے سیمنٹ سے ہندوستانی انجینئر افغانستان میں مستقل ہوائی اڈے بنانے میں شب و روز مشغول اور مامون۔ بس تزویراتی وسائل کو آمدہ موسم بہار تک مناسب ٹھکانوں تک پہنچانا اور متعین کرنا ہی باقی ہے۔ جو زمین نشانہ بننے والی ہے۔ اُس سے زمانے کی کارروائیاں جاری ہیں، جاری رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ عرب کے خیبر سے آ کر یہاں یہودیوں نے نیا خیبر آباد کیا۔ پھر ان کی نسل مسلمان ہوگئی۔ آج یہی لوگ پہلا نشانہ ہوں گے۔ بعض لوگوں کے لیے میری عاجزانہ دعا:

ؔ ''میری دعا ہے تری آرزو بدل جائے''

اگر آپ کو اس تصویر میں کوئی صداقت نظر آتی ہے تو للہ

(۱) اپنی زمین اور اس کی آبادی کو اب مزید نہ نرمائیں۔ باز نہ آئے تو یہی دلدل ہمیں نگل لے گی۔

(۲) ایران، چین اور روس سے معاملات طے کرنے کی سعی و جہد کیجیے۔ دنیا میں امریکہ کے ۷۰۰ اڈے ہر ایک کا گلا دبوچنے کے لیے بہت ہیں۔ اب اسے مزید نہ بڑھنے دیا جائے۔ ہماری طرح یہ تینوں اس اتحاد کے نشانے پر ہیں اور میری رائے میں ہم سے بہتر ذہانت دکھاتے ہیں۔ خصوصاً ایران اور چین۔

(۳) امریکی سحر سے نکل آیئے۔ اس قوم کو اب فنا کے گھاٹ اتر جانا ہے۔

(۴) اللہ کریم سے سچی توبہ کیجیے۔ اس سے جنگ (اندرونی نظام سود) کرنی بند کیجیے اور نصرت طلب کیجیے۔

[مرسلہ: ڈاکٹر حافظ صفوان محمد چوہان]